

بات ہے ؟ اسے الزام کی بنیاد کیوں بناتے ہو ؟ اس کی شانِ مردانگی پر نظر ڈالو کہ جوانی ہی کے عالم میں انتہائی بے پروائی سے محبوب پر جان قربان کر دی۔ غرض وہ جوانمرگ بھی ہمارے ہی زمرے میں شامل تھا، جنہوں نے عشق کو دیوانگی کی حد تک پہنچا دیا ہے۔

۹۔ لغات : ترکش : تیردان، تیر رکھنے کا خول۔

شرح : ہم تو مرنے کے لیے تیار کھڑے تھے اور جان دے دینے میں ہمیں قطعاً دریغ نہ تھا، لیکن محبوب نے ہمارے پاس آنا گوارا نہ کیا اور اس کی تلوار ہماری زندگی کا فیصلہ اسی صورت میں کر سکتی تھی کہ وہ ہمارے قریب ہوتا۔ لیکن اگر اسے کسی وجہ سے ہمارے قریب آنا منظور نہ تھا تو کوئی مضائقہ نہ تھا، وہ دور سے ہمیں تیر کا نشانہ بنا سکتا تھا یہ بھی نہ ہوا۔ پھر کیا ہم یہ سمجھیں کہ اس کے ترکش میں کوئی تیر بھی نہ تھا۔

۱۰۔ لغات :- فرشتوں سے مراد وہ فرشتے ہیں، جنہیں کراما کا تبین کہا جاتا ہے۔ وہ ہر انسان کے دائیں بائیں مقرر ہیں اور اس کی نیکیاں یا بدیاں لکھتے جاتے ہیں۔

شرح :- خواجہ حالی اس شعر کے سلسلے میں فرماتے ہیں :

”ہمارے جرم کے ثبوت کے لیے کسی کی شہادت ہونی ضرور ہے، صرف فرشتوں کا لکھنا کافی نہیں۔“

خدا کے مقرر کیے ہوئے فرشتوں کے متعلق خیال بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کوئی چیز خلاف واقعہ لکھیں گے، لیکن غالب نے شوخی سے کام لے کر اس پورے معاملے کو عام انسانی عدالتوں کے دستور پر ڈھال لیا۔ یہاں کوئی بیان اُس وقت تک ثبوت کے درجے کو نہیں پہنچتا، جب تک اس کے لیے ایسے گواہ موجود نہ ہوں، جن کی گواہی جھٹلائی نہ جاسکے۔ چنانچہ غالب کہتے ہیں کہ کراما کا تبین کے لکھے ہوئے اعمال ناموں پر خواہ مخواہ ہمیں پکڑا اور مجرم ٹھہرایا جاتا ہے، حالانکہ جو کچھ وہ لکھتے ہیں، اس کے ثبوت کے لیے ہمارا بھی کوئی آدمی پاس ہوتا ہے، جس کے دستخط